© rasailojaraid.com

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کا خاوند ڈاکٹر محمد ادریس زبیر آپ کی دینی مصروفیات اور خدمات جاری وساری رکھنے میں بھرپور تعاون کرتے ہیں۔

الہدیٰ انٹرنیشنل کے دروس کا ایک بڑا طریقہ یہ بھی ہے کہ قرآنی تعلیمات سے دلچسپی رکھنے والی خواتین ایک جگہ جمع ہوکر ڈاکٹر صاحبہ کے دورہ قرآن کی کیسٹ سنتی ہیں۔ پھر الہدیٰ سے فارغ التحصیل نگران صاحبہ ان کے لیے مشکل مقامات کی وضاحت کرتی ہے۔ سعادت مند خواتین اس طریقے پر قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر مکمل سیکھ لیتی ہیں۔ اور حسب توفیق اس سلسلے کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

اس طرح لاکھوں افراد ان کے حلقہ ہائے دروس سے استفادہ کرتے ہیں۔ لاکھوں خواتین نے پردہ شروع کرکے تہجد کی پابندی اپنالی ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝﴾

غرور اور اس کا علاج

''باسمہ تعالیٰ''

علامات: مبتلا مریض کی گردن میں سریا فٹ ہوتا ہے۔ یہ کسی سے ہاتھ ملانے، خیریت پوچھنے اور برابری کا معاملہ کرنے میں درد محسوس کرتا ہے۔ سلام لیتے ہوئے چند انگلیوں یا سر کے اشارے پر اکتفا کرتا ہے۔ مریض زمین پر چلتے ہوئے یوں محسوس کرتا ہے، جیسے اس کے وزن سے پوری دھرتی ہل رہی ہو۔ جب قیمتی سوٹ بوٹ میں ملبوس ہو تو اس کا مرض انتہائی حدود کو چھونے لگتا ہے۔

دیگر بیماریوں کی طرح غرور کی بھی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ مثلاً حسب ونسب کا، خوبصورتی کا، مال ودولت کا غرور اور خشک غرور؛ یہ سب سے خطرناک قسم ہے۔ اس میں مریض کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اسے غرور کس بات کا ہے!

علاج: گاہے بگاہے اس کو اپنی اوقات (حیثیت) یاد دلاتے رہیں۔

گردن کی تھراپی بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ (نماز پنجگانہ اور لمبے لمبے سجدے)

ہفتے میں دوبار قبرستان کا دورہ کرائیں۔ (موت کی یاددہانی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قسم الترجمۃ :۳

اے عاقبت نا اندیش !! کب کرو گے توبہ ؟ !

أیُّها المُقصِّرُ متیٰ تَتُوبُ؟ (القسم العلمي بدارالوطن- الریاض ط: ۱٤۲۰ھ) ترجمہ: ابومحمد

اور توبہ کی فضیلتوں میں سے باقی ماندہ درج ذیل ہیں:

{10}: توبہ کے فضائل میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ تائبین کے لیے فرشتوں کی دعا کا ذریعہ ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝﴾ [غافر ۷] ''عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے فرشتے اور جو ان کے اردگرد ہیں، سب اپنے رب کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے اس کی تعریف میں مصروف رہتے ہیں اور سب اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور یہ تمام ان لوگوں کے حق میں گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں جو ایمان لائے: اے ہمارے رب! آپ اپنی رحمت اور علم کے ساتھ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہیں، پس ان لوگوں کو معاف فرما جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے مقرر کردہ راستے کی پیروی کی، اور ان سب کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجیے۔''

{11}: اور اس کے فضائل میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ ایک ایسی اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ﴾ [النساء ۲۷] ''اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا توبہ قبول فرمائے۔'' پس توبہ کرنے والا ایک ایسا عمل کرتا ہے جسے اللہ سبحانہ چاہتے ہیں اور اس کو پسند فرماتے ہیں۔

{12}: اور اس کے فضائل میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ رب العزت اس سے بہت خوش ہوتے ہیں، جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَلّٰهُ أشَدُّ فَرَحًا بتوبةِ عبدِهٖ حینَ یتوبُ إلیهِ مِن أحدِكُمْ كان علىٰ راحلتِهٖ بأرضِ فلاةٍ، فانفلتتْ مِنه وعلیها طعامُه وشرابُه، فأیِسَ منها، فأتىٰ شجرةً فاضطجعَ في ظلها، وقد أیِسَ مِن راحلتِهٖ، فبینما هو كذلكَ إذا هو بها قائمةً عندهُ، فأخذَ بخطامِها ثم قال مِن شدّةِ الفرحِ: ''اللّٰهمّ أنتَ عبدي وأنا ربُّكَ'' أخطأَ مِن شدةِ الفرحِ'' [صحیح مسلم] ''یقیناً اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر تم میں سے ایک ایسے شخص سے زیادہ خوش ہوجاتا ہے، جو کسی چٹیل زمین میں اپنی سواری پر محوسفر تھا، پھر وہ اس سے چھوٹ گئی جبکہ اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا، وہ اس کے پانے سے مایوس ہوگیا۔ اب وہ مایوسی کے عالم میں ایک درخت کے پاس آ کر لیٹ گیا۔ وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس نے اپنی سواری کو اپنے قریب ہی دیکھ لیا، تو اس نے اس کی لگام تھام لی، پھر شدید ترین خوشی کے عالم میں (شکر کرتے ہوئے) اس نے کہا: ''اے اللہ! آپ میرا بندہ اور میں آپ کا رب ہوں۔'' دراصل بیحد خوشی کی وجہ سے لفظ غلط نکل گیا۔''

{13}: توبہ دل میں نور پیدا کر کے اسے چمکانے کا ذریعہ بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''إن العبدَ إذا أخطأ نُكِتَتْ في قلبِهِ نكتةٌ سوداءُ، فإنْ هو نزعَ واستغفرَ وتابَ صقلَ قلبُه، وإن عادَ زِيدَ فيها، حتى تعلوَ قلبَه، وهو ''الرّان'' الذي ذكر اللّٰهُ تعالىٰ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ [المطففين ١٤، أحمد والترمذي وابن ماجه وحسنه الألباني] ''یقیناً بندہ جب غلطی کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ لگ جاتا ہے، پھر اگر وہ باز آئے اور توبہ کرلے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس کی سیاہی بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے۔ یہی وہ ''زنگ'' ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے: ﴿ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کی بدکرداری کا زنگ لگ چکا ہے۔﴾''

پس میرے پیارے بھائی!

ہر عقل مند شخص کے لیے زیبا ہے کہ اس قدر فضیلت اور ایسا ثمرہ والا عمل جلد از جلد انجام دے۔

قَـدِّمْ لِـنَـفْـسِکَ تَـوْبَـةً مَـرْجُوَّةً	اپنی ذات کے لیے امید افزا توبہ پیش کرو
قَبْلَ الْـمَـمَاتِ وَقَبْلَ حَبْسِ الْإِنْسَانِ	موت سے پہلے اور انسان کے قید سے پہلے
بَـادِرْ بِهَـا غَلْقَ النُّفُوْسِ فَـإِنَّهَـا	جانوں کے بند ہونے سے پہلے اس میں جلدی کر بیشک یہ
ذُخْـرٌ وَغُـنْـمٌ لِلْمُنِيْبِ الْمُحْسِنِ	رجوع کرنے والے نیکوکار کے لیے ذخیرہ اور غنیمت ہے

سچی توبہ کے شرائط

سچی توبہ کے لیے کچھ شرائط ہیں، جن کے بغیر یہ درست ہوتا ہے نہ قبول، وہ شرائط درج ذیل ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلی شرط اسلام: یقیناً کافر شخص سے توبہ ہی نہیں ہوتا؛ کیونکہ کفر توبہ کے دعوے میں اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ ہاں کافر کا توبہ سب سے پہلے دین اسلام کو قبول کرنا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝﴾ [النساء ١٨] ''اوران لوگوں کا بھی توبہ نہیں ہوتا جو بدکاریاں کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے کسی پر موت کا وقت آ جاتا ہے، تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کا توبہ ہوتا ہے جو کافر رہ کر مر جاتے ہیں۔ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

دوسری شرط توبہ کا اللہ کے لیے خالص ہونا: یقیناً اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خاص اسی کی رضا کے لیے ہو، کسی اور کا اس میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ اور انسان کبھی گناہ سے توبہ اس لیے کرتا ہے کہ وہ اب یہ گناہ کر نہیں سکتا، مثلاً وہ شخص جسے پینے کے لیے شراب نہیں ملتا، اس لیے اس کے پینے سے توبہ کرتا ہے۔ جبکہ اس کے دل میں یہ بات چھپی ہوتی ہے کہ اگر اسے قیمت ملے تو ضرور خرید کر پی لے گا۔ تو اس کا توبہ باطل ہے، درست نہیں۔ کیونکہ یہ اللہ کے لیے خالص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ [الزمر ٢-٣] ''پس اللہ کی بندگی اس طرح کر کہ دین خالص اسی کے لیے ہو۔ خبردار! دین تو خالص اللہ ہی کے لیے ہے۔'' اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''إنّما الأعمالُ بالنياتِ، وإنما لكل امرئ ما نوى'' [متفق عليه] ''تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی بدلہ ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔'' اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک دعا یہ تھی: ''اللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِي كلّه صالحًا واجْعَلْهُ لوجهك خالِصًا ولا تَجْعَلْ لِأَحدٍ فِيْهِ شَيْئًا'' [الزهد ٦١٧ مختصرا] ''اے اللہ! میرے تمام اعمال کو صالح کر دے، اور اسے آپ کی رضا کے لیے خالص کر دے، اور کسی کا بھی اس میں حصہ نہ رکھ دے۔''

تیسری شرط برائی کو ترک کرنا: گناہ جاری رکھتے ہوئے توبہ کی صحت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کر لیا، جبکہ پہلے ترکِ گناہ سمیت توبہ کی شرائط پوری کر لی تھیں؛ تو اس سے پہلے والا توبہ باطل نہیں ہوتا، لیکن دوبارہ توبہ ضروری ہو جاتا ہے۔

امام نوویؒ نے کہا: جب تمام شرائط کے ساتھ توبہ کر لے پھر دوبارہ گناہ کرے، تو اس پر یہ دوسرا گناہ لکھا جاتا ہے، لیکن اس کی توبہ باطل نہیں ہوتی۔ [المنهاج شرح مسلم]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا: جب صحیح توبہ کرے، تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر دوبارہ گناہ کرلیا تو اس پر توبہ لازم ہو جاتا ہے۔ اور جب توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے۔ [مجموع الفتاوی]

چوتھی شرط گناہ کا اقرار: کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ بندہ کسی ایسی چیز سے توبہ کرے جسے وہ گناہ شمار نہیں کرتا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں غیر مشروع بدعت اختیار کرنے والا، بلا شبہ اپنی بدعت کو گناہ نہیں مانتا۔ کیونکہ گناہ سے زیادہ تر توبہ کیا جاتا ہے، لیکن بدعت سے اکثر توبہ نہیں کیا جاتا۔ اور افک کے واقعے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عائشہ! مجھے تیرے بارے میں ایسی بات پہنچی ہے، اگر تو اس سے پاک ہے، تو جلد ہی اللہ تعالیٰ تیری براءت فرمائے گا۔ اور اگر تو کسی گناہ کا ارتکاب کر چکی ہو، تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو اور اس کی طرف توبہ کرلو: "فإنّ العبدَ إذا اعترفَ ثمّ تابَ تابَ اللّٰهُ عليهِ" [متفق علیہ] "بیشک بندہ جب گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ، بدعت سے کم خطرناک ہوتا ہے، کیونکہ گناہ سے عام طور پر توبہ کیا جاتا ہے اور بدعت سے عموماً توبہ نہیں کیا جاتا۔

پانچویں شرط گزشتہ گناہوں اور مخالفتوں پر افسوس ہونا: اور افسوس کرنے والے، ڈرنے والے، اندیشہ کرنے والے اور اپنے کرتوت کے انجام کا خطرہ محسوس کرنے والے کے بغیر توبہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "النّدمُ توبةٌ" [أحمد، ابن ماجه وصححه الألباني] "ندامت ہی اصل توبہ ہے۔"

چھٹی شرط ظلم کی تلافی کرنا: اگر گناہ حقوق انسانی سے متعلق ہو تو حقدار کا حق لوٹانا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَن كانتْ له مظلمةٌ لأحدٍ مِن عِرضٍ أو شيءٍ فليتحلّلْه منه اليومَ، قبلَ ألا يكونَ دينارٌ ولا درهمٌ. إن كانَ له عملٌ صالحٌ أخِذَ منه بقدرِ مظلمتِه، وإن لم تكن له حسناتٌ أخِذَ مِن سيئاتِ صاحبِه فحُمِلَ عليهِ" [البخاري] "جس شخص سے کسی کی عزت یا چیز پر ظلم سرزد ہو چکا ہو، تو اسے آج ہی اس سے حلال کروالے، اس سے پہلے کہ جب کوئی دینار یا درہم نہیں ہوگا؛ اگر اس کا نیک عمل ہو، تو اس میں سے اس کے ظلم کے حساب سے لیا جائے گا، اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں، تو اس کے ساتھی (مظلوم) کے گناہ میں سے لے کر اس پر تھوپ دیا جائے گا۔"

ساتویں شرط توبہ "غرغرہ" سے پہلے کرنا: "غرغرہ" موت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، جس میں جان گلے تک پہنچ جاتی ہے۔ پس توبہ کا موت سے پہلے واقع ہونا لازمی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

© rasailojaraid.com